ماسٹر محمد عمر صاحب جہان گڑھ

فضیلتِ صحابہ

مجدد الف ثانی کی نظروں میں

بے شک بدنوں کے قرب کا دلوں کے قرب پر بہت اثر پڑتا ہے۔

لہذا کوئی غیر صحابی ولی حضرات صحابہ کرام رضہ کے ادنیٰ مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ باوجود بڑی شان کے حضرت خیر البشر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک صحبت کا شرف حاصل نہ ہونے کی وجہ سے ادنیٰ صحابی کے مرتبے کو بھی نہ پا سکے۔

کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا کہ حضرت امیر معاویہ رضہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز میں سے کون افضل ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ وہ غبار جو حضرت امیر معاویہ رضہ کے سواری کے گھوڑے کی ناک میں اس وقت داخل ہوا جب حضرت امیر معاویہ رضہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر جہاد میں تھے۔ وہ (غبار) حضرت عمر بن عبدالعزیز رح سے ہزار درجہ بہتر ہے (مکتوب ۲۰۷۔ دفتر اول)

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے والے حضرت وحشی رضہ جو ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک صحبت میں پہنچے ہیں۔ حضرت خیر التابعین اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر ہیں۔

منازعات صحابہ رضہ اصحاب کرام رضوان اللہ اجمعین کے باہمی جدال ان پر چھوڑ دو۔ اور تم اپنی طرف سے کوئی رائے قائم نہ کرو۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا یہ وہ خون ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا۔ ہم اپنی زبانوں کو اُن سے پاک رکھیں۔

حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ کی محبت اہل سنّت والجماعت کی شرط ہے اور جو شخص یہ محبت نہیں رکھتا وہ جماعت حقہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے اور وہ خارجی ہے۔ اور جو شخص اس محبت میں افراط و تفریط اختیار کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو سب و شتم کرتا ہے وہ صحابہ، تابعین اور سلف صالحین کے طریقے کے برخلاف چلتا ہے۔ اسے رافضی کہتے ہیں۔

خارجیوں کا حال یہودیوں کی طرح ہے۔ جنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر تہمت لگائی اور رافضیوں

کا حال نصاریٰ کا سا ہے جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو محبت کے غلو میں ابن اللہ کہہ دیا۔ خارجی اہلبیت کی عداوت اور آلِ نبی کے بغض سے خوش ہوتے ہیں۔ اور رافضی اہلبیت کی محبت اور صحابہ کرام کے حق میں بدظن ہو کر سب و شتم کر کے خوش ہوتے ہیں۔ لہٰذا دونوں گروہوں کا حشر یہود و نصاریٰ کے ساتھ ہو گا۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

اذا ذکر اصحابی فامسکو جب میرے صحابہ کا ذکر آئے تو اپنی زبان کو سنبھال کر رکھو۔ کیونکہ اصحابہ کلھم عدل۔ تمام صحابہ عادل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر حضر جہاد عبادات میں آپ کے ساتھ تھے اور وحی الٰہی کے عین شاہد ہیں۔ اس لئے حضرات صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی محبت دین حق کی محبت کی دلیل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سب کے سب بزرگ ہیں۔ ان سب کو بزرگی اور فضیلت کے ساتھ یاد کرنا چاہیئے۔ حضرت خطیبؒ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا تو میرے لئے میرے اصحاب کو بھی پسند فرمایا۔ ان میں سے بعض کو میرے رشتہ دار اور مددگار پسند فرمائے۔ اور ان کے حق میں جس سے محفوظ فرمایا اسے اللہ نے محفوظ کیا۔ اور جس نے ان کے حق میں مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی۔ اور جو میرے اصحاب کے ساتھ محبت رکھتا ہے میری ہی وجہ سے رکھتا ہے۔ اور جو بغض کرتا ہے وہ میری وجہ سے بغض کرتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ امت میں برے لوگ وہ ہیں جو آپ کے اصحاب پر دلیر ہیں۔

طبرانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے میرے اصحاب کو گالی دی اس پہ اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں کی لعنت ہے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عاص رضی اللہ عنہ کو گالی دینے والے کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی کسی صحابی کو کوئی شخص گالی دے تو اس کا حکم شرعی قتل یا پھانسی ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوتی ہے اور پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا مقبول الدعوات کون ہو سکتا ہے؟ آپؐ فرماتے ہیں:۔

"اے اللہ معاویہ کو کتاب حساب سکھا اور عذاب سے محفوظ فرما" اور دوسری دعا میں فرمایا:۔

"اے اللہ اس کو تو ہادی و مہدی بنا"

عاشق صادق کو چاہیئے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کو دوست رکھے اور حضور کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھے۔

فضیلت شیخین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین | ایک دن کسی شخص نے بیان کیا کہ لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہ کا نام بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا ہوگا۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ حضرات شیخین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے ان کے مقام کی کیا خصوصیت ہوگی منکشف ہوا کہ:

" داخلہ بہ ایں بہشت بہ استصواب ابوبکر و عمر است "، بہشت میں اس امت کا داخلہ ان دو اکابر کی رائے اور تجویز کے بغیر نہیں ہوگا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہشت کے دروازے پر کھڑے ہیں اور لوگوں کے داخل ہونے کی تجویز فرماتے ہیں۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امتی کا ہاتھ پکڑ کر بہشت میں لے جاتے ہیں۔ ایسا شہود ہوتا ہے جیسے تمام بہشت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نور سے لبریز ہے۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

" لوکان بعدی نبی لکان عمر "۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔

امام غزالی نے لکھا ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی کی شہادت کے بعد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی نے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی مجلس میں فرمایا۔ آج عمر رضی کی شہادت کے بعد نو حصے علم اٹھ گیا۔ اور اس کی مزید تشریح کے بعد فرمایا۔ کہ میری مراد علم سے علم باللہ ہے۔ نہ کہ علم حیض و نفاس۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں۔ مہاجرین و انصار والسابقین والاولین رضی اپنے درمیان عمر کے اس امتیاز پر متفق تھے کہ ان کی زبان پر سکینہ بولتا ہے۔ حضرات شیخین موت کے بعد بھی جدا نہیں ہوئے۔ اور ان کا حشر بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔ تابعین اولیاء امت نے کشف صحیح کے نور و اخبار صادقہ و اخبار کاملہ سے شیخین کے کمالات کو دریافت کیا ہے۔ اور ان کے فرائض کو جان کر ان کے افضل ہونے کا متفقہ فیصلہ کیا ہے اور اس پر تمام کا اجماع ہے۔ ان کے بعد کے اولیاء کا جو کشف ہوگا اگر اکابر کی رائے کے خلاف ہوگا اسے قابل رد کر دیں گے۔ اور ایسے کشف کا کوئی اعتبار نہیں۔

امام بخاری رح نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حین حیات میں بھی کسی کو ابوبکر اور پھر عمر اور پھر عثمان کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔ پھر آپ کے اصحاب میں سے کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح اور فضیلت نہیں دیتے تھے۔

مسلک حنفی کی جامعیت | آج صبح کے حلقے میں حضرت الیاس اور حضرت خضر علیٰ نبینا علیہ السلام کو روحانی صورت میں دیکھا تشریف لائے۔ روحانی ملاقات میں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم عالم ارواح سے ہیں۔ ہماری ارواح کو حرکات و سکنات جسمی عبادات وغیرہ ہماری روحوں سے وقوع پذیر ہوتی ہیں ہم

(بقیہ صفحہ ۵۳ پر)